غــزلیں

اظہاراثر یزدانی

○

عشق جب بھی ناز بردارِ غزل ہوجائے گا
اعترافِ جرم اظہارِ غزل ہوجائے گا

گفتگو بھی پھول کھلنے کا سبب بن جائے گی
فکر کا صحرا بھی گلزارِ غزل ہو جائے گا

کیا خبر تھی وصل کی مرحوم ساعت کے طفیل
ہجر مطلق خود ہی معیارِ غزل ہوجائے گا

خشک اسلوبِ طبیعت نے کبھی سوچا نہ تھا
آئینہ اک دن طلبگارِ غزل ہوجائے گا

خواب کی آنکھوں میں مہکیں گی غزل کی شوخیاں
جاگتے ہی دل بھی سرشارِ غزل ہوجائے گا

اپنے جلووں کی فراوانی یہ بندش باندھئے
ورنہ ہر ہر سانس بازارِ غزل ہوجائے گا

یادِ ماضی کی دھنک کے دوش پر آجایئے
دل مسرّت کا ہے غمخوارِ غزل ہوجائے گا

143، برکاتی دواخانہ، رام گنج بازار، جے پور (راجستھان)

رونق شہری

○

ترے بچھڑنے کا صدمہ اُٹھا چکے ہیں ہم
کھلا کہ لاشۂ دنیا اُٹھا چکے ہیں ہم

شکار کس کا ہے اس کی شناخت باقی ہے
لہو لہان پرندہ اُٹھا چکے ہیں ہم

مرے مزاج کی ساحل مزاج پُرسی کر
لہو میں شورشِ دریا اُٹھا چکے ہیں ہم

لطیف بوجھ پہ احسان کا بدل ہی سہی
ضرورتوں سے زیادہ اُٹھا چکے ہیں ہم

مشابہت نہ سہی مشغلہ ہے اک جیسا
تمہارے چہرے سے پردہ اُٹھا چکے ہیں ہم

سپردگی کی ہے نیّت تو بخش دے گا وہ
قدم تو جانبِ قبلہ اُٹھا چکے ہیں ہم

خود اپنی شرط پہ جیتے رہے ہیں سوچا
قدم خلافِ زمانہ اُٹھا چکے ہیں ہم

76، چوتھائی کلہی، پوسٹ املاپارہ، جھریا (جھارکھنڈ)